کی جارحیت کے خلاف ایمان و آزادی کی خاطر جہاد اور سرفروشی کی وہ مثال پیش کی ہے جس کا کوئی دوسرا نمونہ موجودہ مہذب دنیا میں سامنے نہیں آیا۔

لیکن مغربی قوتیں تھوڑے سے گرما گرم بیانات دینے اور کچھ سفارتی سرگرمی دکھانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکیں۔ اگر مصیبت خود ان پر آتی تو خاک و خون کے معرکے گرم ہو جاتے، مگر چونکہ ایک مسلم قوم ذبح ہو رہی ہے، اس لیے وہ کافی سمجھتے ہیں کہ روسی جارحیت کے خلاف پروٹسٹ کر دیا جائے اور افغانستانیوں کو داد دی جائے کہ شاباش۔

حد یہ ہے کہ اولمپک کھیلوں کے بائیکاٹ کی اسکیم بھی فیل ہو گئی، تجارتی مقاطعہ بھی کام نہ کر سکا، بلکہ امریکہ کا یہ فیصلہ کہ روس سے اب ٹیکنالوجیکل سطح پر تعاون نہ کیا جائے گا۔ اس میں بھی امریکیوں نے نقب لگائی ہے اور خالص جنگی مقصد کی ٹیکنالوجی روس کو برآمد کی جا رہی ہے۔

لیکن دوسروں سے گلہ کرنے سے پہلے ہمیں اپنا طرزِ عمل دیکھنا چاہیے۔ شروع شروع میں جو شور اٹھا تھا، اس کی لَے بھی دھیمی پڑ چکی ہے۔ اس سے زائد اگر کچھ کام ہوا تو یہ کہ بعض مغربی قوموں کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک نے بھی مہاجرینِ افغانستان کی امداد کی ہے۔ لیکن نہ دولت سمیٹنے اور دولت سے لطف اٹھانے یا تفریحات و تعیشات میں مگن رہنے میں کوئی فرق آیا ہے، نہ کوئی تحریکِ جہاد کہیں دکھائی دیتی ہے، نہ لوگ تفرقہ پردازیوں کو چھوڑ کر صفِ اتحاد بنانے کے لیے کہیں کوشاں ہیں۔ کہیں خدا کے سامنے توبہ و انابت نہیں، کہیں ترکِ جرائم اور خیانت سے پرہیز نہیں۔ گویا ملک بہ ملک بدمستوں کے قافلے ہیں جو سر پہ لٹکے ہوئے حالات سے بے خبر لیبنی کی طرف لڑھک رہے ہیں۔

---

(۴)

ہم اہلِ پاکستان ایران کے اسلامی انقلاب کا ہر قدم پر خیر مقدم کرتے رہے ہیں اور اس کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والے عناصر کے علی الرغم یہاں سے تائید و حمایت کی آواز اٹھی ہے۔

لیکن ایران کے اخبار جمہوریہ اسلامی میں بھارتی مسلمانوں پر ٹوٹنے والی قیامت کے سلسلے میں جس طرح کا زہریلا گمراہ کن اظہار خیال ایڈیٹر صاحب کے دستخطوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور بھارت کی پشت پناہی کرنے کے ساتھ پاکستان کو مخالفت کا ہدف بنایا گیا ہے اسے پڑھ کر تمام اہلِ پاکستان

کو صدمہ ہوا ہے، اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلم کش بلوے جن کو "ہندو مسلم فساد" کے عنوان وہی شخص دے سکتا ہے جو حالات سے بالکل نابلد ہو، امریکی سامراجی سازش کا نتیجہ ہیں۔ اب ذرا اس فقرے کو بھارت کی مسلم دشمنی کی اس تاریخ کے سامنے رکھ کر دیکھیے جس کے اجمالی خدوخال ہم نے بیان کئے ہیں۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ لمبے سلسلۂ واقعات کی ایک کڑی ہے۔ غور صرف ایک کڑی پر نہیں کیا جانا چاہیے، پورے سلسلۂ واقعات کو دیکھیے کہ پچھلے ہزار سالہ دور میں کیا بھارت میں سب کچھ امریکی سازش کے تحت ہوتا رہا ہے؟ اگر نہیں تو اخبار جمہوریہ اسلامیہ کے ایڈیٹر صاحب نے کونسی ریسرچ حالیہ مسلم کش بلووں کے خلاف کی ہے کہ وہ کہاں سے کس طرح شروع ہوئے اور کیا شکل اختیار کر گئے ہیں۔ وہ تو یہ بھی نہ جانتے ہوں گے کہ مسلمانوں پر کیا گذر رہی ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ اس اداریے میں سارا زور امریکی سامراج پر صرف کیا گیا ہے، حالانکہ روسی سامراج بھی کام کر رہا ہے اور بھارت سے تازہ معاہدۂ دوستی کر کے اُسے تباہ کُن اسلحے کے انبار عطا کر کے وہ اتنی اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ افغانستان کے متعلق بھارت کی پالیسی عالم اسلام اور برصغیر کے مسلمانوں کے نقطۂ نظر کے خلاف رُوس نوازی کی ہے۔ اندریں صورت یہ زیادہ قرینِ قیاس ہے کہ روس کے اشارے سے مسلم کش بلووں کی طوفانی لہر اُٹھی ہو تاکہ وہاں کے مسلمانوں کو افغانستان کے مجاہد مسلمانوں سے ہمدردی کی سزا بھی مل جائے اور پاکستان اور عالمِ اسلام کی توجہ بھی بٹ جائے۔ سوال یہ ہے کہ اس رُخ پر ایرانی ایڈیٹر صاحب نے کیوں غور نہیں فرمایا۔ نام کو بھی انہوں نے روسی سامراج کی جارحیتوں اور سازشوں کے بارے میں کوئی اظہار احساس نہیں کیا ہے۔ ان کے موقف کو کسی حد تک گوارا کیا جا سکتا تھا بشرطیکہ وہ دونوں سامراجی قوتوں کے لیے یکساں اندیشے ظاہر کرتے۔ اب تو یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ کوئی رُوس نواز شخص ایرانی اخبار کا اداریہ لکھ رہا ہے۔

ساتھ ہی اپنے الزامِ سازش کی لپیٹ میں انہوں نے پاکستان کو بھی لیا ہے کہ امریکہ اسے مسلح کر کے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ کیا ایرانی ایڈیٹر کو یہ معلوم نہیں کہ پاکستان نے امریکہ سے نہ کوئی فوجی معاہدہ کیا ہے اور نہ اسلحہ کا کوئی سودا کیا ہے۔ بلکہ اُسے جو پیشکش کی گئی تھی اُسے ٹھکرا چکا ہے۔ پاکستان پر خفیہ طور پر اسلحہ جمع کرنے کا الزام تو بھارتی پروپیگنڈے کا ایک شاخسانہ ہے۔ اگر یہی ماخذ ہے ایرانی ایڈیٹر صاحب کی معلومات کا تو اُن کے راہوار قلم کی جولانیاں نہ جانے

[illegible]

اس لیے جرم ہوگا کہ روس یا بھارت اگر مسلمانوں کی اس مملکت کے خلاف کبھی جارحانہ ارادہ کریں تو

[illegible]

[illegible] بات سے ہیں دلچسپی ہے [illegible] ان کو غیر مسلح رہنا چاہیے، اسلحہ رکھنا صرف ایران اور بھارت کا حق ہے۔ سوال یہ بھی ہے کہ کیا ایران ہمیں اسلحہ دینے کو تیار ہے؟

[illegible]

دوم کا ایک ملک ہے جس میں اسرائیل اور رویت نام کھڑے ہیں۔ دوسرے بھارت کی دوستی روسی نوازشات کے خزانوں کی کلید بن سکتی ہے۔

[illegible]

صاحب کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ ان کا اولین رشتۂ اخوت مسلمانوں کے ساتھ ہے، ملت کے ساتھ ہے، یہی رشتہ ہے کہ جس کے تحت برسوں سے محمد شاہ کے ظالمانہ اقتدار کے خلاف اسلامی انقلاب کی جدوجہد کی تائید کرتے رہے ہیں اور اس میں ہم نے شیعہ سنی تفریق کا کبھی لحاظ نہیں رکھا۔ عجیب بات ہے کہ اسلامی ملکوں سے تو آپ کا ایک عنصر بڑا عناد رکھتا ہے، ان میں ظلم کے انسداد کے لیے اپنے انقلاب کو برآمد کرنے کا اعلان کرتا ہے، عراق سے آپ کا جھگڑا ہے، خلیجی ممالک سے اندرونی طور پر آپ نفرت رکھتے ہیں، مصر سے ویسے ہی منافرت ہے۔ اب پاکستان پر بھی کھلے حملوں کا آغاز کر دیا گیا ہے پھر کیا بھارت میں ہوتے ہوئے مظالم آپ کو دکھائی نہیں دیتے، اور وہاں اسلامی نظام سے محروم عوام نہیں پائے جاتے۔ وہاں آپ انسداد ظلم کے لیے اپنے انقلاب کو برآمد کرنے کا نعرہ نہیں لگاتے۔ عجیب بات ہے کہ "با مسلماں، اللہ اللہ تو نہ ہو، صرف با برہمن رام رام ہو"

آپ وہاں کے مظلوم مسلمانوں کو نشانۂ عتاب بنانے سے پہلے ذرا بھارتی اخبارات کو بھی بغور دیکھ لیتے تو اچھا تھا۔ بھارت کے مشہور صحافی خشونت سنگھ نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ فسادات کی ذمہ داری مسلمانوں پر عاید ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مسلمان اقلیت میں ہیں اور فوجی اور سول ملازمتوں اور سماجی زندگی میں ان کے خلاف امتیاز برتا جاتا ہے، اس وجہ سے ہر بار فسادات میں نقصان اٹھانے والے بھی وہ ہوتے ہیں۔ یہ ہے بھارت کے ایک غیر مسلم صحافی کی شہادت جو موقع پر موجود ہے۔ ایسی شہادتیں اور بہت

یہ بڑی حیرت ہے کہ اس کے مقابل پر ان کا نمائندہ بیٹھا ہوا ایک مسلم پاکستانی مسلمانوں پر الزام رکھتا ہے اور اُن کو کسی سازش کا آلۂ کار سمجھتا ہے۔

پہلے خود مسلم ممالک کی بات کرتے ہوئے آپ پہلے اپنے اِن ہم مذہبوں کو یا دوسروں کو تو ہم آہنگ کر لیجیے۔ پھر آپ دوسروں کو تلقین کیجیے گا۔

پاکستان میں ایرانی ناظم الامور نے یہ صفائی دی ہے کہ ہمارا پریس آزاد ہے اور کسی ایڈیٹر نے اگر کوئی بات لکھ دی ہے تو ضروری نہیں کہ وہ سرکاری پالیسی ہو۔ ہم پوچھتے ہیں کہ "مسلم کشی" اور خواتین کی آبرو ریزی، قرآن جلائے جانے اور عبادت گاہوں میں خنزیر گھسا دینے یا خنزیر کا گوشت ڈلوا دینے کے بے حساب واقعات جب ہو رہے ہوں، تو ایک مسلم حکومت کو اپنی پالیسی واضح کرنی تو چاہیے۔ پھر آپ کی سرکاری پالیسی کیا ہے؟

ایران میں جہاں حکومت کی پالیسی کے خلاف لکھنے والے بعض اخبار بند کر دیے گئے اور جہاں آج بھی کوئی اخبار بے کھٹکے ہر بات نہیں لکھ سکتا، وہاں آخر یہ ممکن کیسے ہوا کہ ایک مسلم اخبار نہایت زہریلا اداریہ بھارتی مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف لکھے اور نہ ایرانی حکومت اُس سے کوئی بازپرس کرے، نہ اس کی تردید میں بیان جاری کرے، نہ اپنی پالیسی کو واضح کرے۔ اگر بالفرض پریس آزاد بھی ہو تو آخر وہ اسلامی انقلاب کے بعد اس معنی میں تو آزاد نہیں ہو سکتا کہ اسلام اور ملت اور مسلم اقوام میں سے جس کے خلاف جو چاہے بکتا رہے، کوئی تعرض نہیں کیا جانا چاہیے۔ اب تو ایڈیٹر صاحب وزیرِ خارجہ بھی ہیں۔

پھر فرمایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو امن سے رہنا چاہیے۔ کاش کہ آپ کو پچھلی ساری تاریخ اور ہندو اکابر کے بیانات اور اُن کے بنیادی فلسفۂ سیاست کا علم ہوتا۔ اگر ظلم سہتے ہوئے امن سے رہنا کوئی معنی رکھتا ہے تو پھر جا کے کہیے فلسطین والوں کو اور فلپائنی مسلمانوں کو اور اریٹیریا کے جانبازوں اور افغانستان کے مجاہدین کو، کہ امن سے رہو، اور اس فلسفے کے تحت تو خود آپ کے ہاں جب سنہ ۶۳ء میں شاہ کے خلاف دینی حلقوں سے جدوجہد ہو رہی تھی تو اُس وقت دنیا بھر کی طرف سے یہی نصیحت کی جانی چاہیے تھی کہ شاہ کے نظامِ ظلم کے تحت امن سے رہیے۔ بلکہ حالیہ انقلاب میں جب عوام اور طلبہ پولیس اور فوج کی گولیوں سے بھُن رہے تھے تب بھی آپ پر زور یہی ڈالا جانا چاہیے تھا کہ صاحب جانے دیجیے، آرام چین سے رہیے۔

آپ کی ۱۹۶۳ء والی جدوجہد کے وقت اسی ماہنامہ ترجمان القرآن نے آپ کی انقلابی جدوجہد کے حق میں اور شاہ کے مظالم کے خلاف ایک اداریہ لکھا تھا...... ہمارا یہ قصور اُن وجوہ میں شامل تھا جن کے تحت جماعت کو خلافِ قانون قرار دیا گیا اور جماعت کے اہلِ قیادت جیلوں میں ڈال دیے گئے۔

کیا ہم آپ کی جدوجہد کے متعلق یہ کہتے تو آپ کو اچھا لگتا کہ یہ تو سامراجی سازش ہے یا کوئی غیر خود ہم لوگوں سے کہتا کہ آپ نے کسی سامراجی سازش کے زیر اثر ایران کے علماء کی حمایت کی ہے۔

آخر میں ہم محترم رہنما آیت اللہ خمینی سے فریاد کرتے ہیں کہ ہم پاکستان اور برصغیر کے مسلمان جو ہمیشہ سے آپ کی جدوجہد کی تائید کرتے رہے ہیں، اس کے جواب میں بھارت کے مسلمانوں کی سعیِ بقاء و تحفظ کو آپ کے کچھ غلط الفکر لوگ سبوتاژ نہ کریں جو سو سوا ربہتی مہاجنی سامراج کے خلاف مدتوں سے جاری ہے۔ نیز پاکستان کے ساتھ جہاں اسلامی نظام کی تحریک کام کر رہی ہے اور جہاں کے عوام ایران کے خیر خواہ ہیں، اخوت کے قائم شدہ رشتوں کو توڑنے کے بجائے انہیں مستحکم کریں۔ آپ کے ہاں روس کے آلۂ کار ایسے موجود ہیں کہ ایران کے تعلقات ہر مسلمان ملک سے خراب کر کے اُسے ایسے حلقۂ دوستی میں ٹانک رہے ہیں جس کی باگ ڈور روس کے ہاتھ میں ہے۔ خدارا اپنے موجودہ مرحلۂ زندگی کو ملحوظ رکھ کر آپ غلط عناصر کی شدت سے سرکوبی کریں اور انقلاب کو کسی ایسے صحیح رُخ پر ڈال کے جائیں کہ مختلف ممالک میں بقاء کی جدوجہد کرنے والے مسلمانوں کی مساعی پر پانی نہ پھر جائے۔

بہتر ہوگا کہ آپ فوری طور پر ایک بیان دے کر بھارتی مسلمانوں اور پاکستان کے متعلق پالیسی کے صحت مندانہ خطوط واضح کر دیں اور اس سلسلے میں ایرانی اکابر کو رہنمائی اور ہدایات دیں۔

ہم خدا کے فضل سے آپ کی مساعی اور ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔